شاہد تسنیم۔ ایم۔ اے

اکھنڈ ہندوستان کا قادیانی منصوبہ

قادیانی خلیفہ مرزا محمود نے ۱۹۱۴ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک برطانوی سامراج کی نہ صرف ہندوستان میں حاشیہ برداری کی بلکہ تمام برطانوی آبادیات میں اپنے جاسوس روانہ کئے جو انگریز کی خدمت کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ ان قادیانی جاسوسوں کو مغلوں کے بھیس میں روانہ کیا جاتا دوسری جنگِ عظیم کے دوران بہت سے قادیانی اس خدمت پر مامور تھے۔ اس جاسوسی کے بین الاقوامی منصوبے کو تقویت پہنچانے کے لئے مرزا محمود نے تحریک جدید کے نام سے ایک تحریک کا آغاز کیا اور سامراجی جاسوسوں کو دوسرے ممالک میں قدم جمانے کے لئے ایک پلیٹ فارم مہیا کیا۔ ایک طرف تو یورپی استعمار اور صیہونی تخریب کاروں کے ساتھ عالمی سطح پر گٹھ جوڑ کیا جا رہا تھا تو دوسری طرف تحریک پاکستان کے آخری سالوں میں مرزا محمود مسلمانوں کے سیاسی مفادات پر ضرب کاری لگا رہے تھے۔

مرزا محمود نے برطانوی دور کے ۳۳ سالوں میں جو رول ادا کیا ان میں سے آخری تین سالوں خصوصاً ۱۹۴۷ء میں آپ نے جو شرمناک کھیل کھیلا وقت کے ساتھ ساتھ اس پر سے پردہ اُٹھتا چلا جائے گا اور مسلمانوں کے سامنے قادیانیت کے حقیقی خدوخال آجائیں گے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ قادیانی پاکستان کے مخالف اور اکھنڈ ہندوستان کے حامی تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک اسلامی مملکت میں انہیں کفر کی تبلیغ کے مواقع میسر نہ تھے۔ وہ ایک اقلیت کے طور پر رہ کر سیاسی فوائد حاصل نہ کر سکتے تھے۔ ان کی فلاح سیکولر نظام اور سامراجی غلبہ

قادیانی جماعت کا اکھنڈ ہندوستان پر کامل یقین تھا۔ مرزا محمود اس سلسلے میں وقتاً فوقتاً اپنے رویاء شائع کراتے رہتے ان کے رویار سے فیض یاب ہو کر قادیانی پاکستان کی تحریک کو سبوتاژ کرنے کے لئے پہلے سے زیادہ مستعد ہوجاتے۔ سچ تو یہ ہے کہ ۱۹۴۷ء میں تحریک پاکستان کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والے قادیانی ہی تھے۔ انھوں نے مرزا محمود کے رویاء کو سچا ثابت کرنے کے لئے ہندوؤں، اور برطانوی آقاؤں سے ساز باز کر کے اس تحریک کی پیٹھ میں چھرا گھونپ دیا۔

۵ اپریل ۱۹۴۷ء کو مرزا محمود کا ایک رویار قادیانی آرگن الفضل میں شائع کیا گیا جس کا عنوان تھا "اکھنڈ ہندوستان" اس میں مرزا محمود نے ایک رویاء بیان کرنے کے بعد اعلان کیا کہ خدا تعالیٰ کی مشیت یہ ہے کہ اکھنڈ بھارت رہے۔ اس خطبے کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا

اکھنڈ ہندوستان

مجلس عرفان مورخہ ۳ ماہ شہادت :

قادیان : ۳ ماہ شہادت : آج بعد نماز مغرب حضور (مرزا محمود) نے چودھری اعجاز نصر اللہ صاحب ابن جناب چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا کا نکاح محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت خلیفہ عبدالرحیم صاحب جموں کے ساتھ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا اور دعا فرمائی۔ اس کے بعد مجلس میں رونق افروز ہو کر حضور نے جو ارشادات فرمائے ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

ابتداء میں حضور نے اپنا ایک تازہ رویاء بیان فرمایا جس میں ذکر تھا کہ گاندھی جی آئے ہیں اور حضور کے ساتھ ایک ہی چارپائی پر لیٹنا چاہتے ہیں۔ اور ذرا سی دیر لیٹنے کے بعد فوراً اٹھ بیٹھے اور گفتگو شروع کر دی دوران گفتگو میں حضور نے گاندھی جی کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ سب سے اچھی زبان اردو ہے، گاندھی جی نے بھی اس کی تصدیق کی اس کے بعد حضور نے فرمایا دوسرے نمبر پر پنجابی ہے گاندھی جی نے اس پر اظہار تعجب کیا مگر آخر مان گئے۔ اس کے بعد رویار میں نظارہ بدل

گیا اور حضور گاندھی جی کے کہنے پر عورتوں میں تقریر کرنے کے لئے تشریف لے گئے مگر وہ بہت تھوڑی آئی ہوئی تھیں اس لئے حضور نے تقریر نہ فرمائی۔

اس رویا کی تعبیر میں حضور نے بیان فرمایا کہ یہ موجودہ فسادات کے متعلق ہے اور اس سے پتہ لگتا ہے کہ ہندو مسلم تعلقات ابھی اس حد تک نہیں پہنچے کہ صلح نہ ہو سکتی ہو ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جلد کوئی بہتر صورت پیدا ہو جائے۔

اس کے بعد ایک دوست نے اپنی دو خوابیں بیان کیں جو موجودہ فسادات کے متعلق تھیں سلسلہ کلام جاری کرتے ہوئے حضور نے فرمایا جہاں تک میں نے ان پیشگوئیوں پر نظر دوڑائی ہے جو مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہیں اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کے اس فعل پر جو مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے وابستہ ہے غور کیا ہے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہندوستان میں ہمیں دوسری اقوام کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہیے اور ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ مشارکت رکھنی چاہیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی پیشگوئیاں بھی جو ہندوؤں کے متعلق ہیں اسی طرف اشارہ کرتی ہیں (مثلاً جے سنگھ بہادر، مرزا غلام احمد کی جے، اور اے رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی ہے) کہ اللہ تعالیٰ ہندو قوم میں بھی ہمیں کامیابی دے گا اور انہیں حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق ملے گی۔

ہندوستان میں تین بڑی مذہبی جماعتیں پائی جاتی ہیں اور ساری دنیا میں بھی ان کو بہت بڑی اکثریت حاصل ہے۔ باقی قومیں کل آبادی کا پانچواں، چھٹا حصہ ہیں۔ مسلمان اور عیسائی پچاس پچاس کروڑ کے قریب ہیں اور ہندو تیس کروڑ۔ یہ کل ایک ارب تیس کروڑ عظیم ترین اکثریت ہے، دنیا کی کل آبادی دو ارب ہے اور باقی ساری قومیں اور مذاہب صرف ستر کروڑ بنتے ہیں۔

ان تین قوموں کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خاص طور پر مبعوث فرمایا گیا ہے اور ان تینوں قوموں کو راہ راست پر لانا حضور کا اصل کام ہے۔ مسلمانوں کے لئے حضور کو مہدی مقرر کیا گیا۔ ہندوؤں کے لئے کرشن اور عیسائیوں کے لئے مسیح بن کر آئے ہیں۔ اور یہ صاف بات ہے کہ یہ تینوں قومیں اگر صرف ہندوستان میں ہی احمدیت کو مان لیں تو باقی دنیا کا ماننا کوئی مشکل نہیں۔

ہندوستان بہت وسیع ملک ہے اور احمدی بنانا بہت مشکل کام ہے مگر جتنا یہ مشکل کام ہے

اتنے ہی اس کے نتائج شاندار ہیں، یہ اتنی مضبوط اور وسیع بیس ہے کہ اس پر جتنی بڑی عمارت بھی بنائی جائے بن سکتی ہے۔ اگر سارا ہندوستان احمدی ہوجائے تو باقی دُنیا کو احمدی بنانے کے لئے ایک احمدی کے حصّہ میں صرف تین یا چار افراد آتے ہیں جنھیں وُہ نہایت آسانی سے احمدی بنا سکتا ہے اور کوئی مشکل نہیں حقیقت یہی ہے کہ ہندوستان جیسی مضبوط بیس جس قوم کو مل جائے اس کی کامیابی میں کوئی شک نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کی اس مشیت سے کہ اس نے احمدیت کے لئے اتنی وسیع بیس مہیا کی ہے پتہ لگتا ہے کہ وُہ سارے ہندوستان کو ایک سٹیج پر جمع کرنا چاہتا ہے اور سب کے گلے میں احمدیت کا جوا ڈالنا چاہتا ہے اس لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہندو مسلم سوال اُٹھ جائے اور ساری قومیں شیر وشکر ہوکر رہیں تاکہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں۔ بے شک یہ مشکل کام ہے مگر اس کے نتائج بھی بہت شاندار ہیں، اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحد ہوں تا احمدیت اس وسیع بیس پر ترقی کرے، چنانچہ اس رؤیا میں اسی طرف اشارہ ہے ممکن ہے عارضی طور پر افتراق پیدا ہو اور کچھ وقت کے لئے دونوں قومیں جُدا جُدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ جلد دُور ہوجائے" [۱]

یہ طویل اقتباس اس لئے نقل کیا گیا ہے تاکہ مرزا محمود کے مافی الضمیر کا علم ہوسکے اس سے مندرجہ ذیل امور کی وضاحت ہوتی ہے :-

(۱) خدا کا منشا یہ ہے کہ ہندو مسلم اتحاد ہو۔

(۲) ہندو مسلم تعلقات کے لئے قادیانی جماعت کو بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔

(۳) مرزا غلام احمد قادیانی اس لئے "مبعوث" ہوئے کہ ہندوؤں، عیسائیوں، اور مسلمانوں کو ہندوستان میں مل جل کر رہنے کی تلقین کریں۔

(۴) مرزا قادیانی کی پیش گوئیاں اور اللہ تعالیٰ کا فعل ان قوموں میں اتحاد چاہتا ہے اور مرزا صاحب کا مہدی، کرشن اور مسیح ہونا اس لئے ہے۔

---

[۱] الفضل قادیان، جلد ۳۵ شمارہ ۸۱ مورخہ ۵ راپریل ۱۹۴۷ء صفحہ ۲

(۵) باقی دُنیا کو احمدی بنانے کے لئے ہندوستان کو بیس بنانا چاہیے۔ اس میں کامیابی ہے۔

(۶) "ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہندو مسلم سوال اُٹھ جائے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں تاکہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں"

(۷) "اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحد ہوں" جیسا کہ رویا میں اشارہ ہے۔

(۸) "ممکن ہے عارضی طور پر افتراق پیدا ہو اور کچھ وقت کے لیے قومیں جُدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جلد دُور ہو جائے"

مرزا محمود کی رویا کا اس کے سوا اور کوئی مطلب نہیں کہ خدا چاہتا ہے کہ ہندوستان تقسیم نہ ہو اور اگر بامر مجبوری ایسا ہو جائے تو قادیانی جماعت کو کوشش کرنی چاہیے کہ اسے دوبارہ اکھنڈ ہندوستان بنا دیں۔ اسی مجلس عرفان میں آپ نے صاف طور پر فرمایا :۔

"بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر ہو کر رہیں"

آپ کے خیالات کی جھلک ایک اور خطبہ میں بھی ملتی ہے فرماتے ہیں :۔

میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے لیکن اگر قوموں کی غیر معمولی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی رہنا پڑے تو یہ اور بات ہے بسا اوقات عضو ماؤف کو ڈاکٹر کاٹ دینے کا بھی مشورہ دیتے ہیں لیکن یہ خوشی سے نہیں ہوتا بلکہ مجبوری اور معذوری کے عالم میں اور صرف اس وقت جب اس کے بغیر چارہ نہ ہو اور اگر پھر یہ معلوم ہو جائے کہ اس ماؤف عضو کی جگہ نیا لگ سکتا ہے تو کونسا جاہل انسان اس کے لیے کوشش نہیں کرے گا اس طرح ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضامند ہوئے ہیں تو خوشی سے نہیں ہوئے بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ یہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائے"۔ ۲ھ

اس اقتباس سے بھی عیاں ہے کہ قادیانی اپنے خلیفہ ثانی مصلح موعود اور خدا کے ممسوح مامور کی رُویا

۱ھ الفضل قادیان، مورخہ ۵ اپریل ۱۹۴۷ء صفحہ ۳

۲ھ الفضل قادیان۔ مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۴۷ء

اور ان کے اکھنڈ بھارت کے الہامی عقیدہ کی تکمیل کے لیے کوشش کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح اکھنڈ بھارت بن جائے۔ ان کی گذشتہ ۲۵ سال کی تاریخ گواہ ہے کہ وہ خدا کے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کی مقدس سرزمین قادیان "دارالامان" کے حصول کے لیے بے تاب ہیں۔ پاکستان کے خلاف جتنی بھی غیر ملکی سازشیں ہوئیں قادیانیوں کو ان کی تکمیل کے لیے آلہ کار بنایا گیا۔ سی۔ آئی۔ اے کے ان گماشتوں نے یہود اور ہنود کے اشارے پر پاکستان کی سیاست میں زبردست مداخلت کی۔ نظریۂ پاکستان کی بنیادیں گرانے اور سیاسی طور پر اپنے فرقے کو منظم کرنے کے لیے انہوں نے ہر وہ قدم اٹھایا جس کے تصور سے ایک محب وطن پاکستانی کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، اسلامی آئین کی تشکیل کی راہ میں روڑے اٹکانے کے لیے قادیانیوں نے مذموم سازشیں کیں ہمارے زرمبادلہ کو پاکستان کے خلاف تیار کی جانے والی سازشوں میں صرف کیا۔ سول اور فوج ان کی دست برد سے بچ نہ سکے، قادیانیت بین الاقوامی سفیر سر ظفر اللہ نے اس ملک عزیز کی سالمیت کو پارہ پارہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ پاکستان پر ایک قیامت ٹوٹی، مشرقی پاکستان کے المیہ نے پاکستان کو دو لخت کر دیا لیکن ربوہ کا قادیانی خلیفہ اور عالمی عدالت کا قادیانی جج ہمدردی کے دو لفظ بھی نہ کہہ سکے۔ کیا اس سے اس جماعت کے ارادوں کا پتہ نہیں چلتا، یہ کہہ بھی کیسے سکتے تھے یہ لوگ اس سازش میں برابر کے شریک تھے صیہونی تخریب کاروں کے آلہ کار اور فاؤنڈیشن کے تنخواہ دار ایجنٹ ایم۔ ایم احمد نے اس سازش کی تکمیل میں جو کردار ادا کیا ہے وہ کھل کر سامنے آچکا ہے۔

اس وقت پاکستان بین الاقوامی صیہونی اور سامراجی طاقتوں کی زد میں ہے ان طاقتوں کے آلہ کار قادیانی مبلغوں کے روپ میں دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ربوہ کو مرکز بنا کر پاکستان کی سالمیت پر ضرب کاری لگائی جا رہی ہے۔ مرزا محمود کے سپوت مرزا ناصر احمد اکھنڈ ہندوستان کی رویاء کی تکمیل میں لگے ہوئے ہیں۔ اس سازش کی ابتداء ایک خاص منصوبہ کے تحت ہوئی ہے اور بڑے منظم طریقے سے اسے کامیاب بنایا جا رہا ہے۔

منیر انکوائری کمیشن نے ۱۹۵۳ء کے واقعات کے بارے میں اپنی رپورٹ میں تحریر کیا تھا۔

جب افق پر ملک کی تقسیم کے ذریعے مسلمانوں کے لئے جداگانہ وطن کے قیام کے مدھم سے امکانات ظاہر ہونے شروع ہوئے تو احمدیوں کو آنے والے واقعات سے تشویش ہونے